السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے ہارون الرشید سوال کرتے ہیں کہ میرے داماد نے میری بیٹی کو طلاق دی پھر رجوع کرلیا کچھ عرصہ راضی خوش رہے اس دوران بیٹی کو حمل ٹھرایا تو اس نے پھر طلاق دے دی اور وضع حمل سے پہلے رجوع کرلیا وضع حمل کے بعد اس نے تیسری طلاق دے دی اب ہمارے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہوکہ دین اسلام کے بیان کردہ ضابطہ طلاق کے مطابق خاوند کو زندگی بھر تین طلاق دینے کا اختیار ہے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد حق رجوع باقی رہتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ اگر دوران عدت رجوع کرلیا جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں لیکن عدت گزرنے کے بعد نکاح جدید کے بغیر رجوع نہیں ہوسکے گا۔تیسری طلاق کے بعد حق رجوع ختم ہوجاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:'' پھر اگر شوہر (دودفعہ طلاق دینے کے بعد (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس (پہلے شوہر) پر حلال نہ ہوگی۔''(البقرہ/2: 230

حدیث کے مطابق آیت میں مذکورہ نکاح سے مراد مباشرت ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ نکاح بھی گھر بسانے کی نیت سے کیا جائے کوئی سازشی یا مشروط نکاح نہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے ہاں بدنام زمانہ ''حلالہ'' کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ ایسا کرنا حرام اور باعث لعنت ہے۔ اس شرعی نکاح کے بعد اگر دوسرا خاوند فوت ہوجائے یا کسی وجہ سے اس عورت کو طلاق ہوجائے تو عدت گزارنے کے بعد وہ پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔

صورت مسئولہ میں خاوند نے اپنی بیوی کو وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دے دی ہیں۔ اب عام حالات میں رجوع ممکن نہیں ہے کیوں کہ تیسری طلاق کے بعد ہمیشہ کےلئے حرام ہوگئی ہے۔ لڑکی کے باپ کو اس کی اطلاع ہونا ضروری نہیں (کیوں کہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے۔ جو اس نے استعمال کرلیا ہے۔ عورت کا اسے قبول کرنا یا اس کے باپ کو اس کی اطلاع ہونا وقوع طلاق کےلئے ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:368